بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷/۳۲ بدھ ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ۶ شہادت ۱۳۶۲ ہش ۶ اپریل ۱۹۸۳ء نمبر ۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونسٹھویں مجلسِ شوریٰ کے دوسرے روز کی کارروائی کی تفصیلات

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق تمام تجاویز ایک نو تشکیل شدہ کمیٹی کے سپرد کر دی گئیں!

(قسط نمبر ۳)

جماعت احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت کے دوسرے روز پہلے اجلاس میں سب کمیٹی نظارت علیا و نظارت اصلاح وارشاد کی رپورٹ پر بحث ختم ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان مکرم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر کو یاد فرمایا اور اس اجلاس کے اختتام تک محترم ملک فاروق احمد صاحب کو حضور کے پہلو میں بیٹھ کر مجلس مشاورت کی کارروائی جاری رکھنے میں حضور کی معاونت کرنے کا شرف ملا۔

سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پیش کرنے کے لیے حضور نے سب کمیٹی کے صدر مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی کو سب کمیٹی کی سفارشات پیش کرنے کی ہدایت فرمائی انہوں نے ایجنڈے کی تجویز نمبر ۳ پر سب کمیٹی کی سفارش پڑھ کر سنائی۔ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۳ یوں ہے

"قاعدہ نمبر ۹ ۳۷ - ب کی شق نمبر ایں تشخیص جائیداد کے بعد زرِ وصیت کی ادائیگی کی مدت ایک سال مقرر ہے۔ مجلس سفارش کرتی ہے کہ یہ مدت بڑھا کر تین سال کر دی جائے"

سب کمیٹی نے اس میں مندرجہ ذیل ترمیم کے ساتھ اسے منظور کرنے کی سفارش کی،

"بشرطیکہ ہر سال کل رقم کا ۱/۳ حصہ ادا کر دیا جائے"

اس تجویز پر مندرجہ ذیل احباب نے مشورہ پیش کیا۔

۱۔ غلام احمد صاحب وزیر آباد۔ ۲۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور۔ ۳۔ اقبال احمد صاحب راجن پور۔ ۴۔ مقبول احمد خاں صاحب شکر گڑھ ۵۔ محمد انور صاحب علوی نواب شاہ ۶۔ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے مختلف مشورے سننے کے بعد فرمایا کہ قاعدہ ایسا ہونا چاہیئے کہ وصیت کی روح برقرار رکھی جائے۔ جو نئے پہلو سامنے آئے ہیں ان کی روشنی میں پورے تجزیے کے ساتھ اس پر دوبارہ غور ہونا چاہیئے اور ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو دورانِ سال سفارشات پیش کر دے۔ اس کے بعد حضور نے تمام مرکزی انجمنوں سے ایک ایک نام کے علاوہ چھ اور نام منظور فرمائے اور اس طرح سے ۱۱ اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی کے سپرد یہ تجویز کر دی گئی۔ حضور نے جب کمیٹی مقرر کرنے پر احباب کی رائے لی تو اراکینِ شوریٰ نے اس سے اتفاق کیا۔

اس کے بعد ڈیڑھ بجے دن دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرا اجلاس

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس ٹھیک چار بجے حضور کی آمد سے شروع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشریف لانے کے بعد محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ کو یاد فرمایا اور سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ کے باقی حصے پر غور شروع ہوا۔ سب کمیٹی نے شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی سفارشات پر اپنی سفارشات شوریٰ کو پیش کیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے وصیت کے نظام کے اہم پہلوؤں پر بڑی تفصیلی سفارشات پیش کی تھیں جنکو باری باری صدر سب کمیٹی نے سب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ پیش کیا۔ ان سب تجاویز پر احبابِ کرام باری باری اظہارِ رائے فرماتے رہے۔ ان تمام سفارشات پر مجموعی طور پر جن احباب نے اظہارِ رائے کیا۔ ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ رانا محمد خاں صاحب امیر ضلع بہاولنگر ۲۔ ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی۔ ۳۔ لیئق احمد صاحب فیصل آباد۔ ۴۔ ملک محمود احمد صاحب راولپنڈی چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور۔ ۵۔ اعجاز نصر اللہ خاں صاحب اسلام۔ ۶۔ احتجاج علی زبیری صاحب اٹک۔ ۷۔ مصطفےٰ خان صاحب کوہاٹ۔ ۸۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ۹۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

باقی ص ۸ پر

آسام میں مسلمانوں کے قتلِ عام پر جماعت ہائے احمدیہ کا احتجاج

برطانیہ میں بھارت کے ہائی کمشنر اور سوئٹزرلینڈ میں مقیم سفیر سے وفد کی ملاقات اور ٹیلیگرام

جماعت احمدیہ انگلستان کے ایک وفد نے مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کی قیادت میں جناب سید محمد احمد صاحب بھارتی ہائی کمشنر سے ان کے دفتر میں ملاقات کر کے آسام میں مسلمانوں کے قتلِ عام کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ اس ضمن میں بھارتی ہائی کمشنر سے ملنے والا مسلمانوں کا یہ پہلا وفد ہے۔ جناب سید صاحب نے وفد کی گزارشات کو بڑی ہمدردی اور توجہ سے سنا اور یقین دلایا کہ وہ ان کے جذبات کو حکومتِ ہند تک پہنچا دیں گے اور بتایا کہ بھارتی وزیر اعظم کو اس امر کا بہت احساس ہے کہ مذہب کی بنیاد پر کسی کو دکھ اور تکلیف میں مبتلا نہ کیا جائے اور حکومت کی نظر میں ہر ہندوستانی خواہ کسی مذہب کا پیروکار ہے، برابر اور مساویانہ حقوق رکھتا ہے۔

جناب شیخ صاحب نے ہائی کمشنر کو یاد دلایا کہ بھارت میں ہر مذہب کے لوگوں کو اپنے اپنے عقائد کے مطابق پُر امن زندگی بسر کرنے کا حق ہے اور ان انسانی اور بنیادی حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری حکومت ہند پر عائد ہوتی ہے۔ محترم شیخ صاحب نے آسام کے علاوہ بھی ہندوستان بھر میں آئے دن مسلمانوں کے خلاف ہونیوالے فسادات کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کرنے پر زور دیا اور مطالبہ کیا مسلمانوں کی جان، مال، عزت اور انسانی مساویانہ حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

(بشکریہ اخبار احمدیہ لندن مارچ ۱۹۸۳ء صفحہ ۱)

مغربی جرمنی کے شہر برن BERN میں بھارت کے سفیر کے نام احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ نے آسام میں مسلمانوں کے قتلِ عام پر احتجاج کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ٹیلیگرام دیا۔

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن سوئٹزرلینڈ کو آسام میں مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں کے قتلِ عام کی خبروں سے سخت دکھ پہنچا ہے۔

براہ کرم اپنی حکومت کو ہمارے یہ جذبات پہنچا دیں۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ ایسے غیر انسانی اور وحشیانہ قتل کو رکوانے کے لیے فوری اور مؤثر کارروائی کریں اور اس فعل کے ذمہ داروں کو سزا دیکر متاثرہ لوگوں کے حقوق بحال کریں۔

(بشکریہ: احمدیہ گزٹ زیورچ سوئٹزرلینڈ مارچ ۱۹۸۳ء صفحہ ۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ، ۵ شہادت/اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ الحمدللہ"

احبابِ کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے آپ کے بابرکت اور شاٹر اللہ وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین۔

• محترم مولانا نسیم سیفی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید و ایڈیٹر رسالہ تحریک جدید چند روز سے بیمار ہیں۔ کمزوری محسوس کرتے ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

• میرا بچہ عرفان احمد گزشتہ بارہ روز سے سخت بیمار ہے احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو جلد صحت عطا کرے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

(منور احمد قریشی۔ قریشی پرنٹنگ سٹرز راولپنڈی)

• میری والدہ محترمہ عرصہ دو ہفتے سے شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالماجد خوشنویس ـــ ربوہ)

• برادرم محمد صادق صاحب آف پنڈ بیگووال ضلع اسلام آباد کا عنقریب ایک پیچیدہ اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے برادرم موصوف کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

(محمد نسیم ساکن گرمولا و مکان ضلع گوجرانوالہ)

• محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم ربوہ کا لندن میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (سلطان محمود انور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۶ر شہادت ۱۳۶۲ ہش

سابقہ قوموں کی گمراہی کا اصل سبب

اللہ تعالیٰ نے سابقہ قوموں میں ان کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے پے در پے متبع بھیجے۔ یکے بعد دیگرے انبیاء مبعوث کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آتی رہی کہ مختلف قومیں اپنے اپنے نبی پر ایک دفعہ ایمان لانے اور راہِ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد پھر گمراہ ہو جاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا ذکر کرنے کے علاوہ ان کی قوموں کے بار بار ہدایت پانے اور بار بار گمراہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے اور ان کی گمراہی کے بنیادی سبب پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ سطور ذیل میں ہم اس بنیادی سبب کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہدایت پر دائمی طور پر قائم رہنے اور ساری دنیا کو ہدایت پر لا کر حق کو عالمی سطح پر غالب کرنے میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے گمراہی کے اس بنیادی سبب سے آگاہ ہونا ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ پہلے ازمنہ گزشتہ میں انبیاء ماسبق کی بعثت اور اس کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ؕ (مریم آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ یہ (یعنی وہ تمام انبیاء اور ان کے متبعین جن کا اوپر کی آیات میں ذکر کیا گیا ہے) وہ لوگ تھے جن پر اللہ نے انعام کیا وہ نبیوں میں سے تھے۔ آدم کی نسل سے اور ان لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا اور ان میں سے بعض ابراہیم اور اسرائیل اور ان لوگوں کی نسل میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی تھی اور اپنا برگزیدہ بنایا تھا۔ جب ان کو خدائے رحمٰن کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے اس کے حضور گر پڑتے تھے۔

اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ ان سب انبیاء کو مختلف زمانوں میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائی اور انہیں اپنی ہی طرح خدا تعالیٰ کے آستانہ پر لا جھکایا۔ اور ان میں عبادت کا ایسا ذوق پیدا کیا کہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی جناب میں رونا اور گڑگڑانا ان کا معمول بن گیا۔ لیکن ہوا یہ کہ یہ سب قومیں پھر گمراہی کی طرف واپس لوٹ جاتی رہیں۔ ان کے دوبارہ گمراہ ہونے کے بنیادی سبب کا اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ (مریم آیت ۶۰)

ترجمہ:۔ ان کے بعد ان کے جانشین ایسے ناخلف ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے اور وہ جلد ہی اپنی گمراہی کی سزا پالیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء ماسبق کی قوموں کے دوبارہ گمراہی کی طرف واپس لوٹنے کا ایک ہی سبب بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کی قومیں ایک دفعہ ہدایت پانے کے بعد نماز یعنی اللہ کی عبادت سے غافل ہو گئیں۔ ان کی آئندہ نسلوں نے نماز کو ترک کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پھر گمراہ ہوئے بغیر نہ رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ گمراہی کی طرف واپس لوٹنے کا بنیادی سبب ایک ہی ہے اور وہ ہے نماز سے غفلت۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے نماز سے غفلت کے لئے اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ انہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ اس میں نماز کو ترک کرنا بھی شامل ہے اور نماز کو بے دلی اور دکھاوے کے لئے پڑھنا بھی شامل ہے۔ کیونکہ بے دلی اور دکھاوے کی نماز خدا تعالیٰ کی جناب میں مقبول نہ ہونے کے باعث ضائع جاتی ہے۔ سو گویا نمازوں سے غفلت ایسی خطرناک برائی ہے جو قوموں کو ہدایت سے محروم کر کے انہیں پھر گمراہی کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ وہ لاکھ اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھیں۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ گمراہ ہی ہوتی ہیں۔

مسلمان بھی زوال کا شکار نماز سے بے اعتنائی برتنے ہی کی وجہ سے ہوئے۔ اکثریت نماز سے غافل ہو گئی اور جن لوگوں نے اسے بظاہر ترک نہیں کیا۔ وہ بھی اس کی اصل روح سے غافل ہو گئے اور وہ بے دلی اور دکھاوے کی نمازیں پڑھنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دن بدن قعرِ مذلت میں گرتے چلے گئے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس دردانگیز صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے، اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے۔ تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ جب سے اسے ترک کیا خود متروک ہو گئے ہیں۔ دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے، ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۵)

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا ارشاد سے نماز باجماعت کے التزام کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ ہمارے لئے جن پر اس آخری زمانہ میں دینِ حق کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے نماز باجماعت کا التزام ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم اس عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جادۂ حق پر سختی سے کاربند رہنے اور تمام بنی نوع انسان کو حق کی طرف دعوت دے کر انہیں جادۂ حق پر گامزن کرنے کا دارومدار اس امر پر ہے کہ ہم نماز باجماعت کے التزام میں کبھی فرق نہ آنے دیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ اس التزام میں پختہ سے پختہ تر ہوتے چلے جائیں۔

جھگڑے

یہ کون مسجدِ اقصےٰ سے دے رہا ہے صدا
چلو چلو کہ کریں سجدہ ہائے شوق ادا
سنو سنو یہ محبت کے ساز کی آواز
ہیں ارتعاش میں جود و سخا و مہر و وفا

کبھی جو شاہرہِ دیں پہ تھا روانہ ہوا
رواں دواں ہے دمادم وہ کاروانِ وفا
وہ ہمسفر نہ کبھی کر سکے گا ہمسفری
سمیٹ لایا جو دامن میں خارزارِ وغا

یہ کیا کہ بھائی سے بھائی نظر ملا نہ سکے
وہ دل ہی کیا جو کسی کی خطا بھلا نہ سکے
یہ بوجھ سر سے اتارو کہ وقت آتا ہے
کسی کا بوجھ کوئی دوسرا اٹھا نہ سکے

منافرت کی سیہ پوش پستیاں چھوڑو
محبتوں کی درخشاں بلندیوں پہ چلو
جہانِ نکہت و ادبارِ آدمیت میں
وقار و عظمتِ انسانیت کی بات کرو

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲

ذکرِ حبیب ★ محبتِ الٰہی

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم - چک ۱۸۴/۷ آر ضلع بہاولنگر)

۱۸۷۶ء میں اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ آپ کے والد کی وفات کی خبر آپ کو دی حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہی کی زندگی سے وابستہ تھے ..... اس لیے یہ خیال گزرا کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہوگا اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں گزر گیا تب اُسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس الہام کے ساتھ ایسا دل قوی ہوا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے اچھا ہو جاتا ہے جب مجھ کو الہام ہوا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تو میں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔"

(بحوالہ حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ مصلح موعود)

یہ اس قادر و کریم رب و دود کا پہلا محبت بھرا الہام تھا۔ جو بعد کی ساری زندگی اپنی تجلیات دکھاتا رہا۔ خدا کے جس بندہ نے اس سے لو لگا کر اس کے سوا دنیا کی ہر دوسری چیز سے منہ موڑ لیا اس مہربان و قدردان خدا نے اپنے اس بندہ کو اپنی محبت کی گود میں لے لیا اور ہر مشکل وقت میں اپنی نصرت و معیت سے اس شان سے نوازا کہ دنیا کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں بسنے والی تمام اقوام اس کی گواہ ہیں۔ آپ کو رب جلیل و قدیر نے

"مسلماں را مسلماں باز کردند"

اور اسلام کو تمام دیگر ادیانِ باطلہ پر کامل اور عالمگیر غلبہ کی ذمہ داری سونپی جسے آپ نے کمال شان سے نبھایا:۔ آپ کی تمام اولاد کو نیکی و تقویٰ کے بہت پیارے مقام پر قائم کر دیا بالخصوص آپ کے ایک بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو آپ کے جانشین و خلیفۃ المسیح الثانی اور مصلح موعود کے عظیم مقام پر فائز فرمایا اور آپ کے دو پوتوں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد اور حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ جو دونوں حضرت مصلح موعود آپ کے فرزند اکبر) کے لخت جگر ہیں کو علی الترتیب خلیفۃ المسیح الثالث اور خلیفۃ المسیح الرابع" کے منصب سے سرفراز فرما کر آپ کی قوتِ قدسیہ اور بہ فیضِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی تاثیراتِ روحانیہ کا زبردست ثبوت دنیا کو دیا یہ اولاد در اولاد جن میں سے یہ تین وجود متقین کے امام بنے حضرت مسیح موعودؑ کے تعلق باللہ اور آپ کی مندرجہ ذیل دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہیں:۔

۱۔ میری اولاد جو تیری عطا ہے
۲۔ بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
۳۔ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں سرو شمشاد
بشارت تو نے مجھ کو بارہا دی ہے
۴۔ مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تیری درگاہ میں عجز و بکا ہے
۵ مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
۶ وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
سبحان الذی اخزی الاعادی

لاکھوں مخلص فدائی عشاقِ اسلام اور خدامِ ختم المرسلین پر مشتمل جماعت آپ کو عطا کی جو دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے اور دن رات تبلیغِ دینِ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تن من دھن کی تاریخ ساز قربانیاں پیش کر رہی ہے اور اس پاک جماعت میں بے شمار ایسے وجود ہیں جو خاص القاء و الہام اور رویائے صالحہ اور کشوف کے ذریعہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کے الہام یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ کی صداقت کو روز روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب بنے۔ کجا وہ وقت تھا کہ آپ کے والدِ محترم کو آپ کے معاش کا فکر تھا آپ کی بھاوج صاحبہ بچے کچھ ٹکڑے ہی کھانے میں آپ کو دیتیں اور ایک بار آپ نے اپنے بھائی صاحب سے ایک دینی اخبار کے لیے کچھ پیسے مانگے تو انہوں نے حقارت سے آپ کی اس درخواست کو رد کر دیا لیکن پھر آپ کی زندگی میں ہی وہ وقت آیا کہ جب چاروں اطراف سے لوگ جوق در جوق قادیان آ کر آپ کے وسیع لنگر سے دن رات کھانا کھانے لگے اور اب تو قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسوں کے موقع پر بھی اور سال کے باقی ایام میں بھی دنیا کے کناروں تک سے آنیوالے ہر رنگ و نسل کے لوگ لاکھوں کی تعداد میں لنگر خانہ مسیح موعودؑ سے کھانا کھاتے ہیں اس ایمان افروز کیفیت پر مندرجہ ذیل عربی شعر میں حضرت اقدس اپنے رب کریم کا شکر بجا لاتے ہیں ؎

"لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکْلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ"

کہ "ایک وہ زمانہ تھا کہ دستر خوان کے بچے ہوئے ٹکڑے میری خوراک ہوا کرتے تھے مگر آج خدا کے فضل سے خاندانوں کے خاندان میرے دستر خوان پر پل رہے ہیں"۔

عجیب فضلِ ایزدی ہے کہ جس شخص کو دینی مقاصد کے لیے ایک اخبار خریدنے کے لیے چند ٹکے دینے سے انکار کر دیا گیا آج خدا کی معجزانہ تائید سے نہ صرف یہ کہ اس کی قائم کردہ جماعت دنیا بھر میں قرآن اور دینی کتب و اخبارات اور رسائل اس کثرت سے شائع کر رہی ہے جس کروڑوں روپے سالانہ خرچ ہو رہے ہیں بلکہ آپ کی ذریتِ طیبہ اپنی کمائی اور

خَیْرُ الرَّازِقِیْن

ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

کے دیئے ہوئے رزقِ حلال سے لاکھوں روپے اشاعتِ اسلام کے لیے سالانہ ادا کر رہی ہے۔ اس فضلِ باری تعالیٰ پر مجھے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر یاد آ گیا۔ کس درجہ محبتِ الٰہی میں ڈوبا ہوا یہ شعر ہے کہ:۔

"قربان تست جانِ من اے یارِ محسنم
با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم"

"اے میرے محسن و مہربان دوست میری جان تجھ پر قربان ہو۔ تو نے کونسا فرق مجھ سے کیا کہ میں تجھ سے فرق کروں۔ (یہ ہدیہ جان قبول کر)"

حضرت اقدس اپنے ربِ کریم کی محبت میں فنا ہو کر اُس یارِ ازلی اور محسنِ حقیقی کے احسانات و عنایات پر وجد میں آ کر فرماتے ہیں۔

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا
شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہو گیا۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۵۸)

ایک اور جگہ اپنے رب کے حضور یوں ہدیۂ سپاس و شکر عرض کرتے ہیں ؎

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گزارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ ذکر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
کیونکہ ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا
تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہر ایک عاشق نے ہے اک بُت بنایا
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی آرام جاں اور دل کو بھایا
وہی جس کو کہیں ربُّ البرایا
مجھے اس یار سے پیوندِ جاں ہے
وہی جنت وہی دارالاماں ہے
بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبت کا تو اک دریا رواں ہے
تیرے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے مٹاؤں
محبت چیز کیسا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیوں کر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں
کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ نے دنیا سے کفر و شرک کی بیخ کنی توحید و جلالِ الٰہی کے ظہور اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و عظمت اور شان کے قیام اور غیروں کی طرف سے اسلام اور قرآن کریم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس ترین ذات پر کیے گئے بے شمار اعتراضات کے ایسے مدلل و مسکت جواب دیئے اور فضیلت اسلام حقانیتِ قرآن اور صداقت و عظمتِ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے بیّن اور زود اثر دلائل اپنی اسّی سے زائد کتب میں دے کر سیف کا کام قلم سے کر دکھلایا اور اسلام کا فتح نصیب جرنیل کہلایا لیکن با ایں ہمہ نہایت عاجزی سے تحریر فرمایا کہ:۔

"میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شاملِ حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشتِ خاک کو اُس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔"

(تجلیات الٰہیہ)

اللہ تعالیٰ کی توحید کے لیے آپ بے حد غیرت مند تھے۔ عیسائیوں نے خدا کے برگزیدہ نبی مگر عاجز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا ٹھہرایا اس کے بارے میں حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشتِ خاک کو ربّ العالمین سمجھا گیا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا خدا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے ..... وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ..... وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا ..... تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی کہ خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں مگر مسیح ایک اور بھی ہے جو اس وقت بول رہا ہے۔ خدا کی غیرت دکھلا رہی ہے کہ اُس کا کوئی ثانی نہیں مگر انسان کا ثانی موجود ہے۔"

(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

ایک جگہ اپنے ربّ رحمان و منّان کی محبت اور اس کی راہ میں آنے والے ابتلاؤں کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ:۔

"ابتلاء کے وقت ہمیں اندیشہ صرف اپنی جماعت کے بعض کمزور لوگوں کا ہوتا ہے۔ میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آئے کہ تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہیں کریں گے تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ پھر بھی میرے اس عشق و محبتِ الٰہی اور خدمتِ دین میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی اس لیے کہ میں تو اُسے دیکھ چکا ہوں اور پھر آپ نے یہ قرآنی آیت پڑھی

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا

(یعنی خدا جیسا بھی کوئی اور ہو سکتا ہے جسے محبت کا حقدار سمجھا جا سکے؟)

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ مولوی عبدالکریم)

الغرض آپ کی زندگی آیت قرآنی

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کا نمونہ اور حدیث شریف

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔

کی سچی تصویر آپ نے اپنے ایک شعر میں کیا خوب اپنی محبتِ الٰہی کا نقشہ کھینچا ہے فرماتے ہیں ؎

"ذاتِ پاکت بس است یاریکے
دل یکے جاں یکے نگاریکے"

کہ "خدائے پاک و برتر ہی ایکلا محبوب کافی ہے کیونکہ دل ایک ہے جان ایک اس لیے محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہیئے"

یا پھر آپ نے ایک وہ محبوب و معشوق اپنایا جو کامل طور پر فنا فی اللہ تھا۔ اور خدا میں فنا ہونے کی وجہ سے خدا سے جدا نہ تھا یعنی محبوب کریا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کا ذکر خدا کے ذکر کے ساتھ آپ یوں کرتے ہیں۔

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا ہی میرا واحد اور پہلا اور ازلی و ابدی محبوب ہے اور خدا کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں اگر اس عشقِ رسولؐ کا نام تم کفر رکھتے ہو تو میں سخت کافر ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے آپ کی محبت کا مضمون ایک بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ اس مختصر نوٹ میں چند اشارے ہی درج کیے گئے ہیں۔ آخر میں آپ کی محبت الٰہی میں ڈوبی ہوئی ایک تحریر پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور اپنی محبت کی حلاوت سے ہمارے دلوں کو بھر دے آمین۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اصلی لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کیطرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔"

(کشتی نوح)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس کی نظر میں

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی کتابوں اور ملفوظات سے ایسے اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جن سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت اور آپ سے عشق و محبت اور عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

۱۔ "اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ)

؎ جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

۲۔ "وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۱۰)

۳۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔"

(پیغام صلح صفحہ ۳۰ تالیف ۱۹۰۸ء)

؎ محمدؐ است امام و چراغ ہر دو جہاں — محمد است فردِ زندۂ زمین و زماں
خدا نکوئش از ترس حق مگر بخدا — خدا نماست وجودش برائے عالمیاں

(کتاب البریہ)

۴۔ "ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار اور رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر صفحہ ۴)

۵۔ "نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

؎ ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

موصلہ
محمد انوار الحق صاحب لاہور

اعلان برائے اتھلیٹکس

ڈسکس شاٹ پٹ (گولہ) تھالی نیزہ پھینکنا۔ ۱۱۰ میٹر ۲۲۰ میٹر ۴۴۰ میٹر اور دیگر دوڑیں لانگ جمپ۔ ہاپ سٹیپ، ہائی جمپ وغیرہ میں جو نوجوان اور بچے دلچسپی رکھتے ہوں ان کو اطلاع کی جاتی ہے کہ ان کھیلوں کو کھیلنے اور ان کی تربیت حاصل کرنے کے لئے مسجد اقصیٰ کے مقابل میدان میں آئیں اپنی صحت درست کریں اور اپنی جسمانی قابلیتوں کو اجاگر کریں۔

(مرزا حنیف احمد انچارج شعبہ اتھلیٹکس مجلس صحت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی خاتون کی قابل تقلید زندگی

۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء کو میری شادی محترمہ سکینہ بیگم دختر حضرت میاں عطاء اللہ صاحب سے ہوئی ان کی والدہ مرحومہ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت دور پایا تھا۔ دونوں میاں بیوی حضرت مسیح موعودؑ کے شیدائی اور احمدیت حقہ کا ایک مثالی نمونہ تھے۔ تہجد گزار۔ پابند صوم و صلوٰۃ، خدمت سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور احکام قرآن و سنت کی مکمل پیروی کرنے والے تھے یہ ان کی ہی پاک تربیت تھی کہ ان کی اکلوتی بیٹی یعنی میری اہلیہ مرحومہ بھی پوری طرح ان کے نقش قدم پر چلیں۔ اوائل عمر سے ہی انہیں نماز روزہ کی عادت تھی اور جوانی سے پہلے نماز تہجد کی پابند ہو چکی تھیں شادی کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال تھی۔ ۲۳ جنوری ۱۹۸۳ء تک وہ میری رفیق سفر رہیں۔ اس ۴۵ سالہ عرصہ میں پنجگانہ نماز کے علاوہ کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ہے کہ انہوں نے نماز تہجد قضا کی ہو۔ سوائے سال ۱۹۸۲ء کے انہوں نے ۴۴ برس پوری پابندی سے روزے رکھے شوگر اور دل کی تکلیف کے باعث ضعف زیادہ ہو جانے کی وجہ سے سال ۱۹۸۲ء کے روزے نہ رکھ سکیں اور اس کا بدل مطابق شرع ادا کیا۔ باوجود انتہائی کمزوری کے دسمبر ۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ پر اصرار کر کے ربوہ آئیں اور نہایت خوش خوش واپس گئیں عمر بھر ہر جلسہ سالانہ میں شریک ہوئیں اور اپنے محترم خلفاء کے ارشادات پر حتی الامکان عمل کرتی رہیں۔ وہ فخر سے کہا کرتی تھیں کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیدار کا فخر حاصل ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی اہلیہ محترمہ کی حضرت اماں جانؓ کی زیارت کا ذکر اکثر بچوں سے کیا کرتی تھیں حضرت مسیح موعودؑ کی جاں نثار اور دل سے فدائی تھیں ہر روز رات کو سحری کے وقت جاگ کر نماز تہجد ادا کرنا۔ اس کے بعد قرآن مجید کا ایک پارہ پڑھ کر نماز فجر ادا کرنا ان کا معمول تھا اس میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ ادائیگی نماز فجر کے بعد بھینسوں کا دودھ دوہنے رات کا جما ہوا دہی بلونے اور بچوں کے ناشتہ کی تیاری میں مشغول ہو جایا کرتیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو سکول بھیجنے کے بعد گھریلو کاروبار میں مصروف رہتیں۔ فارغ اوقات میں سوت کاتنا اور اہل خانہ کے کپڑے دھونے میں مشغول رہتیں بے کار رہنا ان کے لئے دوبھر تھا۔ نوکر یا نوکرانی سے ہمیشہ پیار و محبت سے پیش آتیں جو خوراک بچوں کو دیتیں وہی ان کے لئے ہوتی۔ طبیعت میں بہت زیادہ نرمی اور شفقت تھی۔ عمر بھر کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کیا ہمیشہ مصالحانہ انداز اپناتیں۔ اپنے کردار و عمل سے احمدیت کی تبلیغ کا فریضہ ادا کرتیں چندہ کی باقاعدگی ادائیگی کے لئے ہمیشہ مجھے تاکید کرتیں اور ادائیگی کرواتیں۔ صدقہ و خیرات بھی پیہم جاری رکھتیں۔ مصیبت پر ہر کسی کی مالی امداد کو اپنا فرض سمجھتیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور خوراک کا خاص خیال رکھتیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور ان کے فیضان تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے۔

دسمبر ۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے باصرار مجھے کہا کہ میری کمزوری کے باعث مجھے جلسہ پر جانے سے نہ روکیں۔ کیا علم ہے پھر یہ برکت کے ایام مجھے نصیب ہوں یا نہ ہوں۔ جلسہ سے واپسی پر بار بار اپنے والدین کا ذکر کرتی رہیں۔

۲۳ جنوری کی رات اچانک سر میں درد ہوئی۔ جو زیادہ ہوتی چلی گئی۔ علاج شروع ہوا کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بے ہوشی کی حالت طاری ہو گئی اسی حالت میں ۲۳ گھنٹے گزار کر مالک حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ پورے ۲۹ گھنٹے گزرنے پر ربوہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔

فوتیدگی کے بعد ان کے چہرے پر سرخی نمودار رہی اور چہرہ نورانی شکل اختیار کر گیا۔ سینکڑوں گاؤں کی غیر احمدی مستورات ان کی میت پر حاضر رہیں۔ اور ان کے نورانی چہرہ کو بار بار دیکھ کر انہوں نے علی الاعلان کہا کہ میت کی ایسی نورانی شکل ہم نے آج تک نہیں دیکھی۔ ان عورتوں کی معرفت یہی تاثر مردوں تک پہنچا۔ مرحومہ اپنی وفات کے بعد بھی تبلیغ کا حق پوری طرح ادا کر گئیں اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

(عبدالحمید بی۔ اے پنشنر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محلہ مصطفےٰ آباد چک ۲۹۶ ج۔ب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مالی قربانی کا کم سے کم معیار

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ہماری مالی قربانی کا کم سے کم معیار ہے۔ ہر ماہ باقاعدگی سے ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

امسال میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہونے والی طالبات کی تربیتی کلاس زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۲۲ اپریل تا ۵ مئی لجنہ ہال ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہونے والی زیادہ سے زیادہ طالبات اس کلاس میں شرکت کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

پیاری امی جان اہلیہ ملک محمد مستقیم صاحب ساہیوال

اپریل کی تعطیلات کے ساتھ ہی پیاری امی جان کی یاد شدت اختیار کر گئی ہے۔ ان دنوں منتظر تھیں کہ سب بچے ان کے پاس آئیں لیکن بعض حالات کی وجہ سے صرف میں اور برادرم ملک محمد فہیم کے بچے ہی جا سکے دوسری بیٹیوں اور بیٹے کی آمد کی منتظر رہیں اور اس انتظار میں ۲۲ اپریل ۱۹۸۲ء کو رب العظیم کے حکم کے مطابق داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کی وفات کی اطلاع اتنی اچانک ملی کہ دل نہیں مانتا تھا۔ لیکن خدا کی رضا پر راضی ہونے اور حقیقت کو تسلیم کرنے میں ہی نجات ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

میری امی جان نے ایک مجاہدانہ اور نہایت سادہ زندگی گزاری۔ زیادہ وقت ابا جان کی خدمت اور بچوں کی تعلیم و تربیت میں صرف کیا۔ اپنی ضروریات کو نہایت محدود رکھا اور انتہائی قربانی سے کام لیا تقسیم ہندوستان سے پہلے کئی سال صرف ہم بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ امرتسر میں مقیم رہیں کہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ جبکہ ابا جان کو بغرض ملازمت مختلف جگہ رہنا پڑا۔ ان کے صبر اور محنت شاقہ کی وجہ سے سب بیٹے اور بیٹیاں تعلیم یافتہ اور اچھی ملازمتوں پر متعین ہیں۔ نواسے۔ نواسیوں۔ پوتے اور پوتیوں سے سلوک انتہائی مشفقانہ تھا۔ سب بچے بڑی امی کے پاس جانے کے لئے چھٹیوں کا شدت سے انتظار کرتے تھے۔

اس صبر آزما موقع پر میں حضور بزرگان دین سلسلہ احمدیہ سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ ہماری پیاری امی جان کی بلندئ درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لئے نیز ابا جان کی صحت و تندرستی والی فعال اور لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(زینت ماجد ــــ لاہور)

آج سے تراسی سال پہلے

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحیہ کی تقریب تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ مسجد اقصیٰ قادیان میں تشریف لائے۔ نماز عید مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھائی۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب حضور کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضورؑ نے کھڑے ہو کر "یا عباد اللہ" کے لفظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں۔ ممکن ہے کہ بعد کو میں خود بھی بتا نہ سکوں۔ حضرت اقدسؑ جو اس وقت آسمانی انوار و برکات کے مہبط و مورد تھے۔ آپ کے اندر اس وقت غیبی قوت کام کر رہی تھی۔ ایک خاص کیفیت آپ پر طاری تھی جب یہ کیفیت زائل ہو گئی تو حضور نے خطبہ ختم کر دیا اور آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔

حضور کے اعجازی خطبہ کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے اس کا ترجمہ اردو میں سنایا۔ روح القدس کی تائید سے آپ نے اس فرض کو اس خوبی سے ادا کیا کہ ہر شخص عش عش کر اٹھا۔ تقریباً سوا تین سو کی حاضری تھی۔ مولوی ابھی ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدۂ شکر میں گر گئے سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۳)

آج سے پچھتر سال پہلے

۷ اپریل ۱۹۰۸ء

۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان میں شکاگو کے ایک سیاح مسٹر جارج ٹرنر معہ اپنی لیڈی اور ایک سکاچ مین کے قادیان آئے۔ مسجد مبارک کے نیچے دفاتر میں ان کو بٹھایا گیا۔ حضرت اقدس (مسیح موعودؑ) وہیں تشریف لے آئے۔ ترجمانوں کے ذریعے سیاح نے سوال کیا کہ آپ نے مسٹر ڈوئی کو کوئی چیلنج دیا تھا حضور نے فرمایا ہم نے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا۔ اس کے بعد کئی سوال و جواب ہوئے۔ امریکن سیاح نے سوال کیا کہ آپ کے دعویٰ کی سچائی کی دلیل کیا ہے؟ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ خود آپ کا اتنے دور دراز ممالک سے یہاں ایک چھوٹی سی بستی میں آنا بھی ہماری صداقت کی ایک بھاری دلیل ہے۔ کیونکہ ایسے وقت میں جب کہ ہم بالکل گمنامی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا "یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق" یعنی اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے اور خدا کی مدد ایسی راہوں سے آئیں گی کہ وہ لوگوں کے بہت چلنے سے گہرے ہو جائیں گی۔"

(مرسلہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل) (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۵۳۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندے ہمارے ایمان کا کم سے کم معیار ہیں ❖ ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

جماعت احمدیہ لاہور شہر کے وعدے

خواجہ مختار احمد صاحب مزنگ ۔ لاہور ۵۰۰/- روپے
محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ " " ۵۲۰/- "
حکیم عبدالرحیم صاحب مصری شاہ ۵۱۰/- "
میاں عبداللطیف صاحب خالد مغل پورہ ۷۵۰/- "
طارق احمد عباسی صاحب " ۶۰۰/- "
چوہدری مبارک احمد رشید صاحب " ۶۰۰/- "
چوہدری طاہر احمد صاحب مغل پورہ وہوا ۷۰۰/- روپے
چوہدری سعادت احمد صاحب نیلہ گنبد ۵۰۰/- "
محترمہ بیگم صاحبہ نسرین انعام صاحبہ اہلیہ ۷۵۰/- "
انعام اللہ صاحب ۔ نیلہ گنبد
شیخ اظہار احمد صاحب ۷۰۰/- "
(وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کا کھاریاں میں ورود

۱۹ فروری کو مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ اور مکرم محمود احمد صاحب بنگالی صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کھاریاں میں تشریف لائے ۔ نماز عصر کے بعد ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے دعا کے ساتھ مربی ہاؤس کھاریاں کا افتتاح فرمایا۔ یہ مربی ہاؤس حال ہی میں تعمیر ہوا ہے اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ ۲۰ غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت فرمائی اس کے بعد محفل سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے ۔ یہ مجلس ۶ بجے تک جاری رہی ۔ آخر میں مہمانوں کی خدمت میں مٹھائی اور چائے پیش کی گئی یہ اجلاس مجموعی طور پر بہت کامیاب رہا۔

دوسرے روز یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں مرکزی سلسلہ سے مکرم غلام باری صاحب سیف اور مکرم بشیر احمد صاحب رفیق تشریف لائے ۔ ۴ بجے سے ۶ بجے تک مجلس مذاکرہ ہوئی عقائد جماعت احمدیہ کے بیان کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے مدلل رنگ میں جماعت کی تبلیغی کوششوں اور اسلام کی ترقی کے بارے میں مختصر تقریر کی اس کے بعد غیر از جماعت احباب کے سوالوں کے جواب مکرم غلام باری صاحب سیف نے دیئے جو کہ کافی دلچسپی سے سنے گئے ۔ اس مجلس میں ۴۵ غیر از جماعت احباب شریک ہوئے بعد از نماز مغرب و عشاء یوم مصلح موعود منایا گیا جس میں ۳ تقاریر ہوئیں جو کہ علی الترتیب عاجز مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور مکرم غلام باری صاحب سیف نے کیں ۔ اس طرح یہ دو دن کامیاب و کرام بخیر و خوبی اپنے انجام کو پہونچا ۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

(مرزا محمد یوسف نیر مربی سلسلہ مقیم کھاریاں)

امدادی کتب و ذیلی عناوین برائے مقالہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کیلئے سالانہ مقالہ نویسی کے تحت عنوان " سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف " مقرر کیا گیا ہے ۔ اطفال و ناصرات کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے ۔ آپکی سہولت کے پیش نظر بنیادی معلومات فراہم کی جارہی ہیں ۔

امدادی کتب :- قرآن مجید ۔ صحیح بخاری (مترجم) ۔ مسند احمد بن حنبل ۔ چشمہ معرفت ۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز (تالیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ) تاریخ ابن خلدون ۔ تاریخ اسلام (مؤلف عبدالرحمٰن امرتسری) عشرہ مبشرہ ۔ سیرۃ الصحابہ مہاجرین حصہ اوّل (مؤلف حاجی معین الدین) سیرت ابن ہشام (ترجمہ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی) مشعل راہ اردو ادارہ معارف اسلامیہ جلد ۱۲ صحابہؓ رسولؐ کے علمی کارنامے

ذیلی عناوین :- نام و نسب و خاندان ، قبول اسلام سے پہلے ۔ قبول اسلام ۔ ہجرت مدینہ جنگ بدر اور دوسرے غزوات میں شرکت ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ۔ خلفاء کے عہد میں خدمات اخلاق و عادات ۔ انفاق فی سبیل اللہ ۔ سخاوت ۔ تجارت ۔ شجاعت ۔ اسلام کی خاطر جانی اور مالی قربانی وفات ۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب جماعت کا شکریہ

خاکسار کے دورہ کو کامیاب بنانے کیلئے مندرجہ ذیل احباب نے بھرپور تعاون کیا ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے ۔

۱۔ مکرم مرزا مقصود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور ۲۔ مکرم گلزار احمد صاحب قائد ضلع پشاور خاکسار کو اپنے سکوٹر پر بٹھا کر مختلف احباب کے گھروں میں لے گئے اور ان کو الفضل کے خریدار بنانے میں ہر ممکن مدد کی ۔ ۳۔ مکرم ناصر احمد صاحب نوشہرہ ۴۔ مکرم ناصر احمد صاحب رسالپور ۔ ۵۔ مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب مردان ۔ ۶۔ مکرم طلحہ صاحب راولپنڈی انہوں نے ایک دن خاکسار کو اپنے سکوٹر پر بٹھا کر مختلف مقامات پر احباب کے پاس لے گئے اور انہیں الفضل کے خریدار بنانے میں بھرپور مدد کی ۔ ۷۔ مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد ان کی کوششوں سے الفضل کی تقایا رقم ۴۱۷۰/- روپے وصول ہوئی ۸۔ مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم خاکسار کو اپنی کار میں بٹھا کر مختلف احباب کے مکانوں پر لے گئے اور جہلم کے قریب محمود آباد بھی لے گئے اور احباب جماعت کو الفضل کے خریدار بنایا اور الفضل کے خریداران کی تعداد ۶۵ ہوگئی ۔ مکرم سیٹھی صاحب کی کوشش سے جہلم کی جماعت کے ہر گھر میں پرچہ جاری ہوگیا ۔ الحمدللہ ۔ چوہدری میز احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے بھی خاکسار سے پورا پورا تعاون کیا ۔

احباب جماعت ان تمام احباب کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور سلسلہ احمدیہ کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق دے ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● عاجز کی ہمشیرہ صغریٰ بیگم عشرہ سے گردہ میں انفیکشن کی وجہ سے علیل ہیں بے چینی کی شکایت بھی ہے ۔ قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ عوارض سے نجات دے ۔ آمین ۔

(نعیم احمد طلبہ ۲/۲۹ دارالرحمت شرقی ربوہ)

● عاجز کو احمدیت کے قبول کرنے کے بعد کئی پریشانیوں کا سامنا ہے ۔ چھوٹے بچے قابل تعلیم ہیں جو والدہ کے سایہ سے محروم کردیئے گئے ہیں ۔ میری طبیعت بھی ناساز رہتی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے

(محمد فیروز الدین معرفت صدر صاحب عمومی ۔ ربوہ)

● ۱۲ اپریل ۱۹۸۳ء کو خاکسار کی والدہ صاحبہ پتہ کا اپریشن ڈسٹرکٹ سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے اپریشن کامیاب ہوگیا ہے لیکن کمزوری زیادہ ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(مقصود احمد بٹ دکاندار مخلہ دارالیمن ۔ ربوہ)

● خاکسار اس وقت بعض نجی اور کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے نجات بخشے ۔ آمین

(عبدالرحیم چائے فروش مسجد اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ)

● میرے خسر محترم مکرم ملک محمد صادق صاحب آف مھڑ بھقانوالہ ضلع سیالکوٹ کا مقدمہ آخری مراحل میں ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے برئیت عطا فرمائے ۔

(نسیم احمد ۔ رحمت بازار ۔ ربوہ)

● خاکسار کی بیوی مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ چند دنوں سے گردے میں درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں ۔ احباب سے ان کی شفائے کامل و عاجل کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

(محمد افضل دارالعلوم غربی ربوہ)

ولادت

۱۸ فروری ۱۹۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھائی مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب کو بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ الحمدللہ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام محمد عدنان تجویز فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم ملک محمد خان صاحب نائب افسر حفاظت خاص کا پوتا اور مکرم ملک غلام محمد صاحب آف لالیاں کا نواسہ ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک بابرکت عمر والا ، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین ۔

(ملک محمد صادق نامہ نویس ۴/۴۰ دارالیمن وسطی ربوہ)

ناظمین اضلاع ماہنامہ "انصار اللہ" کی نئی خریداری کا ٹارگٹ پورا کریں ۔ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۱۸

میں فاطمہ بی بی بیوہ چوہدری محمد طفیل مرحوم قوم جٹ دھایوال پیشہ خانہ داری عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن کوٹ مرزا خان پی او کوٹلی نواب ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے ۔ ۲۔ زرعی زمین ۱۹½ کنال مالیتی بیس ہزار ۲۰،۰۰۰/- روپے ۔ مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاحمد:۔ بشیراں بی بی زوجہ غلام احمد صاحب محلہ حاجی پورہ نزد محمد امین تارڈ گکھڑ پی او خاص ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ ۱ ۔ مین مشتاق احمد ولد کریم بخش گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ ۲ ۔ غلام احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۲۲۳

میں آسیہ ناصر بنت شیخ ناصر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۰ عزیز شہید روڈ ضلع سیالکوٹ چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زیور طلائی انگوٹھی اعدد ۲ تولہ بالیاں ۲ تولہ کانٹے ۲ تولہ ۲ عدد چوڑیاں ۱½ تولہ کل وزن ۳½ تولے مالیتی ۵۲۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاحمد:۔ آسیہ ناصر بنت شیخ ناصر احمد صاحب ۱۱۰ عزیز شہید روڈ سیالکوٹ چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ ۱ ۔ شیخ ناصر احمد صاحب والد موصیہ

گواہ شد:۔ ۲ ۔ نصر اللہ خان مربی سلسلہ ایم اے شاہد

وصیت نمبر ۱۷۴۴۷۔

مسل نمبر ۲۵۲۲۴

میں جنت بی بی بیوہ فیروز الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفر آباد لابینی پی او سنجر چانگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ دس کنال زرعی زمین واقع احسن آباد ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۱۰،۰۰۰/- ہزار روپے (۲) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے

۳۔ نقد رقم ۹۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاحمد:۔ جنت بی بی ظفر آباد لابینی پی او سنجر چانگ ضلع بدین سندھ۔

گواہ شد:۔ ۱ ۔ عبد الکریم سیکرٹری مال ظفر آباد لابینی وصیت نمبر ۱۹۹۱۵۔

گواہ شد:۔ ۲ ۔ نذیر حسین بھٹی ولد فیروز الدین مرحوم ظفر آباد لابینی ضلع بدین سندھ۔

مسل نمبر ۲۵۲۲۵

میں یار محمد ولد دُر محمد صاحب قوم چانڈیہ۔ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن گورگیج ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۲۸ ایکڑ دھجہ پوٹھو متعلقہ وارہ ضلع لاڑکانہ مالیتی ۸۲،۰۰۰/- روپے۔

۲۔ گائے ۲ عدد (غالباً ۱ عدد گائے ہوں گی)

۳۔ مکان کچا ۱۰۰۰ فٹ (فوٹ) میں بنا ہوا ہے مبلغ ۶۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ یار محمد ولد دُر محمد صاحب بمقام گورگیج پی او کھنڈو ضلع لاڑکانہ۔

گواہ شد:۔ ۱ ۔ غلام الدین صاحب پسر موصی۔

گواہ شد:۔ ۲ ۔ محمد عیسیٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گورگیج ضلع لاڑکانہ۔

مسل نمبر ۲۵۲۲۶

میں نعمت اللہ ولد مولوی محمد امین صاحب قوم چانڈیہ پیشہ مضارع عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن گورگیج پی او کھنڈو ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ۴ ایکڑ زرعی زمین دھجہ پوٹھو تعلقہ وارہ ضلع لاڑکانہ جس میں دو ایکڑ آباد ہے جس کی مالیت ۴۰۰۰/- روپے ہے۔

۲۔ ایک گائے ۳۔ ایک کچا مکان برقبہ ۱۰۰۰/- فٹ

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت مضارع مل رہے ہیں اور مبلغ ۳۶۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نعمت اللہ گورگیج پی او کھنڈو ضلع لاڑکانہ

گواہ شد:۔ ۱ ۔ اقبال احمد پسر موصی۔

گواہ شد:۔ ۲ ۔ محمد عیسیٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گورگیج ضلع لاڑکانہ۔

ضروری اعلان

● ۳۰ مارچ ۱۹۸۳ء کو ایک بی ایس کی کتاب خلافت لائبریری سے مجھے ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر لے جائے۔

(کریم احمد خلیل باجوہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ مکان ۳۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد دین صاحب ایک مثالی داعی الی اللہ تھے

تحریک جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت مولوی صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ غیر معمولی اجلاس بتاریخ ۳/۸۳ ۲۷ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت مولوی محمد دین صاحب کی المناک وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کے اظہار کے لئے منعقد ہوا ہے۔

حضرت مولوی صاحب ایک طویل علالت کے بعد ۱۰ مارچ ۱۹۸۳ء کو قریباً ۱۰۲ سال کی عمر پا کر اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مولوی صاحب وفات کے وقت جماعت میں ذمہ داری کے اعلیٰ عہدہ یعنی عہدہ صدارت صدر انجمن احمدیہ پر متمکن تھے۔ گویا اس طرح آپ نے زندگی کے آخری لمحہ تک خدمت دین کا فرض ادا کیا۔ اس عظیم الشان شرف کے پس منظر میں حضرت مولوی صاحب کی پُرخلوص اور جذبۂ ایثار و فدائیت سے معمور سوانح زندگی کے ارفع و اعلیٰ مقام پر دال ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کا وطن مالوف لاہور تھا آپ کی تاریخ ولادت ۴ دسمبر ۱۸۸۱ء جس کے ۲۰ سال بعد عین عنفوان شباب میں آپ کو ۱۹۰۱ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۰۳ء میں آپ ہجرت کر کے مستقل طور پر قادیان تشریف لے آئے اور ستمبر ۱۹۰۶ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو جن تیرہ بزرگوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ان میں سے ایک حضرت مولوی صاحب تھے۔ اس وقت آپ علی گڑھ کالج میں بی۔ اے کے طالب علم تھے۔ حضرت مولوی صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پہلے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۱ء تک پھر ۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۲ء تک ایک کامیاب اور ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔ درمیانی عرصہ میں آپ کو ریویو آف ریلیجنز (اردو، انگریزی) کے ایڈیٹر اور قریباً تین سال تک مبلغ امریکہ کی حیثیت سے خدمت دین کا شرف حاصل ہوا۔

۱۹۲۲ء تا ۱۹۴۷ء نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر اور مینیجر کے عہدہ پر مامور رہے ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد اپریل ۱۹۶۵ء تک بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان جماعت کے تعلیمی اداروں کی نگرانی اور راہنمائی فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ہر حیثیت میں اعلیٰ کارکردگی اور پُرخلوص وفاشعاری کا قابل تقلید نمونہ قائم فرمایا۔ آپ کو ۱۹۰۶ء سے لے کر ۱۹۸۲ء تک مسلسل چھہتر سال بھرپور خدمت دین کی توفیق نصیب ہوئی۔ جن کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ء میں نہایت قابل رشک طریق سے کیا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی زندگی ایک داعی الی اللہ کی حیثیت سے ایک مثالی زندگی تھی۔

ہم جملہ اراکین تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اس درویش صفت مستجاب الدعوات بزرگ کے انتقال پر ملال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے قرب خاص میں مقام عطا فرمائے اور بلندی درجات سے نوازتا رہے۔

ہم جملہ اراکین مجلس تحریک جدید دردمند دل کے ساتھ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے اور حضرت مولوی صاحب کے عزیز و اقارب خصوصاً دونوں صاحبزادیوں سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس تحریک جدید ربوہ)

بقیہ: دوسرے روز کی کارروائی

حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب مختلف باتوں کی وضاحت کے لیے بار بار مائیک پر آتے رہے انہوں نے دیگر امور کی وضاحت کے علاوہ ان باتوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی جن کی وجہ سے وصیت کے انتظامی امور میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان میں موصیان کی عدم توجہی۔ دفتر کو اپنے کوائف بھیجنے میں کوتاہی۔ مختلف شہروں کی مجالس عاملہ کا کردار اور پھر وفات کے وقت ورثاء کے نازک قلبی جذبات کا خیال رکھنا سب باتیں شامل تھیں تفصیل کے ساتھ سب کمیٹی کے علم میں نہیں آئیں اس وجہ سے بعض قواعد میں یکسانیت کی کمی محسوس کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سارا معاملہ مزید چھان بین کا محتاج ہے پرانے دستور کو بے وجہ نہیں بدلا جانا چاہیئے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ نظام وصیت ایسا نظام نہیں ہے کہ اس میں ہر شخص شامل ہو سکتا ہو۔ بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں ہر شخص شامل نہیں ہو سکتا اس لئے یہ مفروضہ غلط ہے کہ نظام وصیت میں ہر شخص کو شامل ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا وصیت کے انتظامی امور سے متعلق جو الجھنیں کئی سال سے چلی آ رہی ہیں ان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات ایک قانون کسی خاص مقصد کے لئے بنایا گیا لیکن بعد میں اس سے ایسے نتیجے اخذ کر لئے گئے جن کا اس قانون سے حقیقی تعلق نہ تھا۔ ان غلط نتائج سے پھر مزید غلط قوانین بنا لئے گئے اس سے ایسی الجھنیں پیدا ہو گئیں جو اب سلجھنے میں نہیں آتیں۔ حضور نے فرمایا قوانین کو جتنا سادہ رکھیں اتنا ہی بہتر ہے وصیت کی روح یہ ہے کہ موصی ایسا شخص ہو جو دینی عمل اور اعتقادات کے لحاظ سے اور مالی قربانی کے لحاظ سے ایسی شاندار قربانی کرے کہ جو آئندہ نسلوں کے لئے قابل تقلید ہو اور اس کے لئے دعا کریں اس لحاظ سے سارے قوانین پر اجتماعی نظر ثانی کی ضرورت ہے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس کے سپرد سارے امور کئے جائیں وہ پہلے خلفاء کے سارے فیصلوں کو بھی زیر غور لائے اور بظاہر نہ سمجھ آنے والے فیصلوں کے بارے میں دیکھے کہ کن حالات میں وہ فیصلے کئے گئے۔ ان پر یکجائی نظر ڈال کر سارے قوانین میں یکسانیت پیدا کی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹینڈنگ کمیٹی کی ساری سفارشات کو مزید غور اور چھان بین کے لئے نو تشکیل شدہ کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ فرمایا اس پر سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔ (باقی)

اعلان تعطیل

مورخہ ۷ اپریل ۱۹۸۳ء بروز جمعرات تعطیل بسلسلہ مجلس مشاورت دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا ۷ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

انشاء اللہ العزیز

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا

جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے

میں ۱۵، ۱۶ اپریل کو حاضر ہوں گے

مینیجر۔ مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا

نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مستری رحمت اللہ صاحب مورخہ یکم اپریل بروز جمعہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر مکرم عبدالغنی صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(چوہدری مہر دین اینڈ سنز۔ اقصیٰ روڈ ربوہ)

وقف جدید شیریں ثمر

دوستوں سے مالی و جانی قربانی کا تقاضا کرتے ہیں (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

شیراز الیکٹرک سٹورز

ہر قسم کے بجلی کے سامان کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

رحمۃ اللعالمین مارکیٹ (بیسمنٹ)

۷۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ)

لاہور

شیراز الیکٹرک سٹورز